ماڈیول ۲۹

حیض میں نماز اور روزے کا حکم

حیض کے دوران نماز اور روزے کے بارے میں امت کے تمام فقہا اور آئمہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ عورت اس حالت میں نماز نہیں پڑھے گی اور روزہ بھی نہیں رکھے گی۔ البتہ، جب حیض ختم ہو جائے تو عورت روزے کی قضا کرے گی لیکن نماز کی قضا لازم نہیں ہے۔

دلیل: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت معاذہ رحمہ اللہ نے ان سے سوال کیا کہ حیض والی عورت روزے کی قضا کیوں کرتی ہے لیکن نماز کی نہیں؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں ہمیں روزے کی قضا کا حکم تھا لیکن نماز کی قضا کا نہیں۔ (صحیح مسلم: 335)

عورت کو حیض کے دوران نماز اور روزے سے استثناء حاصل ہے، لیکن حیض ختم ہونے پر روزے کی قضا دینا واجب ہے۔ یہ مسئلہ تمام صحابہ، تابعین، اور سلف کے درمیان متفق علیہ ہے۔

حیض میں چھوٹی ہوئی نماز کی قضا

بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ نماز کا وقت شروع ہونے سے پہلے یا نماز کے وقت کے دوران ہی عورت کو حیض آجاتا ہے۔ اس سلسلے میں فقہا کے مختلف اقوال ہیں:

پہلا قول: اگر نماز کا وقت شروع ہونے کے فوراً بعد عورت کو حیض آجائے تو نماز کی قضا لازم نہیں ہے، چاہے وقت مختصر گزرا ہو یا پورا۔ (فقہ حنفیہ اور فقہ ظاہریہ)

دلیل: فقہ حنفیہ کے نزدیک اگر عورت کو حیض شروع ہونے سے پہلے پورے وقت میں سے کچھ بھی میسر نہ ہو تو قضا واجب نہیں۔

دوسرا قول: اگر نماز کا وقت شروع ہونے کے بعد عورت کو اتنا وقت ملا ہو کہ وہ ایک رکعت ادا کر سکتی ہو تو قضا واجب نہیں، لیکن اگر اس سے کم وقت ہو تو قضا لازم ہو گی۔ (فقہ مالکیہ)

دلیل: فقہ مالکیہ کے نزدیک ایک رکعت پڑھنے کے وقت کو نماز کے لیے کافی سمجھا گیا ہے۔

تیسرا قول: اگر نماز کا وقت شروع ہونے کے فوراً بعد عورت کو اتنا وقت میسر ہو جس میں وہ پوری نماز ادا کر سکتی ہو تو قضا واجب ہو گی، ورنہ نہیں۔ (فقہ شافعیہ)

دلیل: فقہ شافعیہ کے مطابق اگر نماز کے لیے مکمل وقت میسر ہو تو نماز واجب ہو جاتی ہے۔

چوتھا قول: اگر حیض شروع ہونے سے پہلے اتنا وقت ملا ہو کہ عورت تکبیرہ تحریمہ کہہ سکتی ہو تو قضا لازم ہو گی، ورنہ نہیں۔ (فقہ حنابلہ)

دلیل: فقہ حنابلہ کے مطابق اگر تکبیر کہنے کا وقت بھی مل جائے تو نماز کی قضا واجب ہو جاتی ہے۔

پانچواں قول: اگر حیض شروع ہونے کے بعد باقی وقت اتنا ہو کہ پوری نماز ادا کی جا سکے تو قضا واجب نہیں، ورنہ ہو گی۔

راجح قول

فقہاء کے درمیان اختلاف کے باوجود، راجح قول یہ ہے کہ اگر حیض شروع ہونے کے بعد عورت کو نماز کے لیے مکمل وقت میسر ہو تو اس پر قضا واجب ہو گی، اگر صرف چند لمحے ملے ہوں تو قضا ضروری نہیں، لیکن احتیاط کا پہلو یہ ہے کہ اگر وقت ملے تو نماز کی قضا کر لی جائے۔

حیض کے بعد نماز کا وقت باقی رہنے پر نماز کی ادائیگی کا حکم

اگر حیض کا خاتمہ نماز کے وقت کے اختتام سے پہلے ہو جائے تو آیا عورت کو اس نماز کی ادائیگی کرنی چاہیے یا نہیں؟ اس بارے میں فقہاء کے مختلف اقوال ہیں

پہلا قول: اگر عورت پاک ہو جائے اور اس کے پاس اتنا وقت ہو کہ وہ غسل کر کے ایک رکعت ادا کر سکے، تو اس پر اس نماز کو ادا کرنا لازم ہو گا۔ اگر وقت اتنا کم ہو کہ غسل اور ایک رکعت کا وقت نہ ہو، تو اس پر اس نماز کی قضا لازم نہیں۔

دوسرا قول: اگر عورت سورج کے غروب ہونے سے اتنی دیر پہلے پاک ہو کہ پانچ رکعتیں ادا کر سکے، تو اس پر اس وقت کی اور اس سے قبل کی نماز بھی لازم ہو گی۔ یعنی زوال کے بعد اگر پانچ رکعتیں ادا کرنے کا وقت مل گیا تو ظہر اور عصر دونوں نمازیں واجب ہوں گی۔ اسی طرح عشاء کے وقت کے ختم ہونے سے پہلے اگر چار رکعتیں ادا کرنے کا وقت میسر ہو تو مغرب اور عشاء دونوں نمازیں واجب ہوں گی۔

تیسرا قول: اگر عورت کو اتنا وقت ملے کہ وہ تکبیر تحریمہ کہہ سکے، تو اس پر اس وقت کی نماز اور اس سے پہلے کی نماز بھی لازم ہو گی۔ یعنی مغرب سے قبل اگر ایک رکعت کا وقت مل جائے تو ظہر اور عصر دونوں نمازیں، اور عشاء سے پہلے اگر ایک رکعت کا وقت ملے تو مغرب اور عشاء دونوں نمازیں واجب ہوں گی۔

دلیل: فقہ شافعیہ اور فقہ حنابلہ کے مطابق، ایک رکعت کا وقت بھی میسر ہو تو دونوں نمازیں واجب ہو جاتی ہیں۔

راجح قول

راجح قول یہ ہے کہ اگر عورت کو نماز کے وقت کے ختم ہونے سے پہلے غسل اور ایک رکعت پڑھنے کا وقت مل جائے تو اس پر وہ نماز واجب ہو گی۔ اس قول کی دلیل میں حدیث ہے: "جس نے صبح کی نماز کی ایک رکعت طلوع آفتاب سے پہلے پالی، تو اس نے نماز کو (وقت میں) پالیا۔" (صحیح بخاری، حدیث: 579)

حیض کے دوران قرآن کو چھونا اور تلاوت

قرآن کو چھونے کا حکم

پہلا قول: قرآن کو چھونا حیض والی عورت کے لیے حرام ہے۔ یہ جمہور اہل علم، یعنی فقہاء اربعہ (امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی، اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ) کا قول ہے۔ حیض والی عورت حفظ یا تعلیم کے لیے درمیانی پردے کے ذریعے قرآن کو چھو سکتی ہے۔ یہ فقہ مالکیہ کا قول ہے۔

دلیل: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "اسے (قرآن کو) صرف پاک لوگ ہی چھوتے ہیں" (الواقعہ: 79)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ طہارت کی حالت میں ہی قرآن کو چھونا جائز ہے۔

دلیل: حدیث میں ہے: "قرآن کو صرف پاک شخص ہی چھوئے" (موطا امام مالک: 534)۔

دوسرا قول: بعض علماء، جیسے امام مجاہد، سعید بن جبیر، اور فقہ ظاہریہ کا قول ہے کہ طہارت کے بغیر بھی قرآن کو چھونا مطلق طور پر جائز ہے، چاہے حالت حیض یا جنابت ہو۔

دلیل: کسی بھی صحیح حدیث سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ نبی کریم ﷺ نے قرآن کو چھونے کے لیے طہارت کو شرط قرار دیا ہو۔ کوئی ایسی صحیح اور واضح حدیث موجود نہیں ہے جس میں یہ کہا گیا ہو کہ قرآن کو ہاتھ لگانے کے لیے طہارت لازمی ہے۔ لہٰذا، جب شریعت نے اسے لازم نہیں کیا تو اپنی طرف سے اس شرط کو لازم قرار دینا درست نہیں۔

دلیل: نبی کریم ﷺ نے اپنے زمانے میں مختلف بادشاہوں کو خطوط لکھے جن میں قرآن کی آیات بھی شامل تھیں۔ اگر طہارت شرط ہوتی تو آپ ﷺ کبھی ان خطوط میں آیات نہ لکھتے۔ یہ واقعہ بخاری میں حدیث نمبر 2940 میں مذکور ہے۔ اس کا جواب یہ دیا گیا کہ ایک یا دو آیات کا حکم اور ہے اور ان پر "مصحف" کا اطلاق نہیں ہوتا۔

شیخ ابن باز اور شیخ ابن عثیمین رحمہما اللہ کے فتوے کے مطابق، قرآن کو بغیر وضو مس نہیں کرنا چاہیے، مگر ضرورت کے وقت کسی رکاوٹ کے ذریعے چھونا جائز ہے۔

تلاوت کا حکم

پہلا قول: حیض کی حالت میں عورت کے لیے قرآن کی تلاوت جائز نہیں۔ یہ جمہور اہل علم کا قول ہے۔

دلیل: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے "حیض والی عورت اور جنابت والا مرد کسی چیز کی تلاوت نہ کریں۔"

دوسرا قول: حفظ دہرانے یا سبق یاد کرنے کی غرض سے تلاوت کرنا جائز ہے۔

دلیل: حضرت محمد ﷺ نے بادشاہوں کو خطوط لکھے تھے، اور ان میں قرآن مجید کی آیات لکھ کر بھیجی تھیں۔ اگر یہ جائز نہ ہوتا تو آپ ﷺ کبھی نہ لکھتے۔

راجح قول

بہتر یہ ہے کہ حیض والی عورت قرآن کو نہ چھوئے، لیکن ضرورت کے وقت درمیان میں کوئی پردہ رکھ کر چھونا جائز ہے۔ اسی طرح تعلیم یا حفظ کی غرض سے تلاوت کرنا جائز ہے۔

حیض میں ازدواجی تعلقات کا حکم

قرآن وسنت کی روشنی میں حیض کے دوران عورت کے ساتھ ازدواجی تعلقات قائم کرنا ممنوع ہے۔

"اور تم سے حیض کے بارے میں دریافت کرتے ہیں۔ کہہ دو کہ وہ تو نجاست ہے" (البقرة:222)۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "تم حیض کی حالت میں عورت سے ہر طرح کا تعلق رکھ سکتے ہو سوائے ازدواجی تعلقات کے۔"

کفارہ: اگر حیض کی حالت میں ازدواجی تعلقات قائم کیے جائیں تو اس کا کفارہ دینے کے بارے میں علماء کے دو اقوال ہیں:

پہلا قول: ایسے شخص کے لیے ایک دینار یا نصف دینار کا کفارہ دینا لازم ہے۔ (فقہ حنابلہ اور امام شافعی کا قدیم قول)
دلیل: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جو شخص حیض کی حالت میں بیوی سے تعلق قائم کرے، اسے ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرنا چاہیے۔" (ابوداؤد:264)

دوسرا قول: صرف استغفار کافی ہے اور کفارہ لازم نہیں ہے۔ (جمہور اہل علم)

دلیل: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے "جو شخص کسی کاہن کے پاس جائے اور اس کی بات کی تصدیق کرے، یا حیض کی حالت میں اپنی بیوی کے ساتھ تعلق قائم کرے، یا پیچھے سے ازدواجی تعلقات قائم کرے، تو اس نے اس شریعت کا انکار کیا جو محمد ﷺ پر نازل کی گئی ہے۔" اس میں وعید تو ہے مگر کفارے کا ذکر نہیں

راجح قول

پہلا قول، یعنی کفارہ دینا، زیادہ راجح ہے کیونکہ یہ قول حدیث سے ثابت ہے۔

نفاس کے احکام

نفاس کا لغوی معنی "خون" ہے، اور اس سے مراد وہ خون ہے جو ولادت کے وقت یا ولادت کے بعد عورت کے رحم سے خارج ہوتا ہے۔ نفاس کے احکام حیض سے ملتے جلتے ہیں۔ نفاس کے دوران بھی عورت نماز اور روزہ ادا نہیں کرے گی، البتہ نفاس کے بعد روزے کی قضا دینا لازم ہے، مگر نماز کی قضا لازم نہیں۔

نفاس کی کم از کم اور زیادہ سے زیادہ مدت

کم از کم مدت: جمہور علماء کے مطابق نفاس کی کم از کم کوئی خاص مدت نہیں، اور عورت ولادت کے فوراً بعد بھی پاک ہو سکتی ہے۔

پہلا قول: جمہور اہل علم کے مطابق نفاس کی کوئی خاص مدت نہیں۔ ایک عورت ایک گھنٹے یا پندرہ منٹ کے بعد بھی پاک ہو سکتی ہے۔ اگر کوئی عورت ولادت کے بعد خون آنا بند کر دیتی ہے، تو وہ فوراً غسل کر کے نماز اور روزہ شروع کر سکتی ہے۔

دوسرا قول: امام احمد کے مطابق کم از کم مدت ایک دن اور رات ہے، لیکن اس میں بھی کوئی واضح دلیل نہیں ہے۔

اس لیے راجح قول پہلا ہے، کہ نفاس کی کوئی مخصوص مدت نہیں ہے۔ عورت اپنی حالت کے مطابق خود بتا سکتی ہے کہ کب خون آنا بند ہوا اور کب وہ پاک ہوئی۔ اس پر حکم لگایا جائے گا کہ وہ طاہر ہو چکی ہے، اور وہ تمام اعمال جیسے نماز اور روزہ انجام دے سکتی ہے۔

Haiz Mein Namaz Aur Rozay Ka Hukm

Haiz ke dauran namaz aur rozay ke baare mein ummat ke tamam fuqaha aur aimmah ka is baat par ijma' hai ke aurat is haalat mein namaz nahi parhay gi aur roza bhi nahi rakhay gi. Albata, jab haiz khatam ho jaye to aurat rozay ki qaza karegi lekin namaz ki qaza laazim nahi hai.

Daleel:

Hazrat Aisha رضي الله تعالى عنها se riwayat hai ke Hazrat Mu'azah رحمها الله ne un se sawal kiya ke haiz wali aurat roza ki qaza kyun karti hai lekin namaz ki nahi? Hazrat Aisha رضي الله تعالى عنها ne jawab diya ke Nabi Kareem ﷺ ke zamane mein humein roza ki qaza ka hukm tha lekin namaz ki qaza ka nahi. (Sahih Muslim: 335)
Aurat ko haiz ke dauran namaz aur roza se istithna hasil hai, lekin haiz khatam hone par rozay ki qaza dena wajib hai. Yeh mas'ala tamam sahaba, tabayeen, aur salaf ke darmiyan mutafaq alai hai.

Haiz Mein Chooti Hui Namaz Ki Qaza

Baaz auqaat aisa hota hai ke namaz ka waqt shuru hone se pehle ya namaz ke waqt ke dauran hi aurat ko haiz aa jata hai. Is silsile mein fuqaha ke mukhtalif aqwal hain:

Pehla Qaul:

Agar namaz ka waqt shuru hone ke foran baad aurat ko haiz aa jaye to namaz ki qaza laazim nahi hai, chahe waqt mukhtasir guzra ho ya poora. (Fiqh Hanfiya aur Fiqh Zahiriya)
Daleel: Fiqh Hanfiya ke nazdeek agar aurat ko haiz shuru hone se pehle poore waqt mein se kuch bhi mayassar na ho to qaza wajib nahi.

Doosra Qaul:

Agar namaz ka waqt shuru hone ke baad aurat ko itna waqt mila ho ke wo ek rakat ada kar sakti ho to qaza wajib nahi, lekin agar is se kam waqt ho to qaza laazim hogi. (Fiqh Malikiya)
Daleel: Fiqh Malikiya ke nazdeek ek rakat parhne ke waqt ko namaz ke liye kaafi samjha gaya hai.

Teesra Qaul:

Agar namaz ka waqt shuru hone ke foran baad aurat ko itna waqt mayassar ho jis mein wo poori namaz ada kar sakti ho to qaza wajib hogi, warna nahi. (Fiqh Shafiya)
Daleel: Fiqh Shafiya ke mutabiq agar namaz ke liye mukammal waqt mayassar ho to namaz wajib ho jati hai.

Chautha Qaul:

Agar haiz shuru hone se pehle itna waqt mila ho ke aurat takbir e tahreema keh sakti ho to qaza laazim hogi, warna nahi. (Fiqh Hanabila)

Daleel: Fiqh Hanabila ke mutabiq agar takbir kehne ka waqt bhi mil jaye to namaz ki qaza wajib ho jati hai.

Panchwa Qaul:
Agar haiz shuru hone ke baad baqi waqt itna ho ke poori namaz ada ki ja sake to qaza wajib nahi, warna hogi.

Raajih Qaul
Fuqaha ke darmiyan ikhtilaf ke bawajood, raajih qaul yeh hai ke agar haiz shuru hone ke baad aurat ko namaz ke liye mukammal waqt mayassar ho to us par qaza wajib hogi, agar sirf chand lamhay mile hon to qaza zaroori nahi, lekin ehtiyat ka pehlu yeh hai ke agar waqt mile to namaz ki qaza kar li jaye.

Haiz Ke Baad Namaz Ka Waqt Baqi Rehne Par Namaz Ki Adaigi Ka Hukm

Agar haiz ka khatima namaz ke waqt ke ikhtitam se pehle ho jaye to aya aurat ko is namaz ki adaigi karni chahiye ya nahi? Is baare mein fuqaha ke mukhtalif aqwal hain:

Pehla Qaul:
Agar aurat paak ho jaye aur us ke paas itna waqt ho ke wo ghusl karke ek rakat ada kar sake, to is par is namaz ko ada karna laazim hoga. Agar waqt itna kam ho ke ghusl aur ek rakat ka waqt na ho, to is par is namaz ki qaza laazim nahi.

Doosra Qaul:
Agar aurat sooraj ke ghuroob hone se itni der pehle paak ho ke paanch rakatain ada kar sake, to is par is waqt ki aur is se qabl ki namaz bhi laazim hogi. Yani zawal ke baad agar paanch rakatain ada karne ka waqt mil gaya to zuhar aur asar dono namazain wajib hongi. Isi tarah isha ke waqt ke khatam hone se pehle agar chaar rakatain ada karne ka waqt mayassar ho to maghrib aur isha dono namazain wajib hongi.

Teesra Qaul:
Agar aurat ko itna waqt mile ke wo takbir e tahreema keh sake, to is par is waqt ki namaz aur is se pehle ki namaz bhi laazim hogi. Yani maghrib se qabl agar ek rakat ka waqt mil jaye to zuhar aur asar dono namazain, aur isha se pehle agar ek rakat ka waqt mile to maghrib aur isha dono namazain wajib hongi.
Daleel: Fiqh Shafiya aur Fiqh Hanabila ke mutabiq, ek rakat ka waqt bhi mayassar ho to dono namazain wajib ho jati hain.

Raajih Qaul
Raajih qaul yeh hai ke agar aurat ko namaz ke waqt ke khatam hone se pehle ghusl aur ek rakat parhne ka waqt mil jaye to is par wo namaz wajib hogi. Is qaul ki daleel mein hadith hai: "Jis ne

subah ki namaz ki ek rakat tulu e aftaab se pehle pa li, to us ne namaz ko (waqt mein) pa liya." (Sahih Bukhari, Hadith: 579)

Haiz Ke Dauran Quran Ko Chhuna Aur Tilawat

Quran Ko Chhune Ka Hukm

Pehla Qaul: Quran ko chhuna haiz wali aurat ke liye haraam hai- ye jumhoor ahle ilm, yani fuqaha e arba'a (Imam Abu Hanifa, Imam Malik, Imam Shafi'i, aur Imam Ahmad bin Hanbal رحمہم اللہ) ka qaul hai. Haiz wali aurat hifz ya taleem ke liye darmiyani parda ke zariye Quran ko chhoo sakti hai. Ye Fiqh Malikiya ka qaul hai.

Daleel: Allah تعالیٰ farmate hain:"use (Quran ko) sirf paak log hi chhootay hain" (Al-Waqia: 79). Is se maloom hota hai ke taharat ki haalat mein hi Quran ko chhuna jaiz hai.

Daleel: Hadith mein hai:"Quran ko sirf paak shakhs hi chhoo'ay" (Muwatta Imam Malik: 534).

Doosra Qaul:

Baaz ulama, jaise Imam Mujahid, Sa'id bin Jubair, aur Fiqh Zahiriya ka qaul hai ke taharat ke baghair bhi Quran ko chhuna mutlaq tor par jaiz hai, chahe haalat e haiz ya janabat ho.

Daleel: Kisi bhi sahih hadith se ye sabit nahi hota ke Nabi Kareem ﷺ ne Quran ko chhune ke liye taharat ko shart qarar diya ho. Koi aisi sahih aur waazeh hadith mojood nahi hai jisme ye kaha gaya ho ke Quran ko haath lagane ke liye taharat laazmi hai. Lihaza, jab shari'at ne isay laazim nahi kiya to apni taraf se is shart ko laazim qarar dena durust nahi.

Daleel: Nabi Kareem ﷺ ne apne zamane mein mukhtalif badshahon ko khatoot likhe jin mein Quran ki ayat bhi shaamil theen. Agar taharat shart hoti to aap ﷺ kabhi in khatoot mein ayat na likhte. Ye waqia Bukhari mein hadith number 2940 mein zikar hai.

Sheikh Ibn Baz aur Sheikh Ibn Uthaymeen رحمہما اللہ ke fatway ke mutabiq, Quran ko baghair wudu mas nahi karna chahiye, magar zaroorat ke waqt kisi rukawat ke zariye chhuna jaiz hai.

Tilawat ka Hukm

Pehla Qaul: Haiz ki haalat mein aurat ke liye Quran ki tilawat jaiz nahi. Yeh jumhoor ahle ilm ka qaul hai.

Daleel: Hazrat Abdullah Ibn Umar رضی اللہ تعالیٰ عنہ ki riwayat hai: "Haiz wali aurat aur janabat wala mard kisi cheez ki tilawat na karein."

Doosra Qaul: Hifz dahrane ya sabaq yaad karne ki gharz se tilawat karna jaiz hai.

Daleel: Hazrat Muhammad ﷺ ne badshahon ko khutoot likhe thay, aur un mein Quran Majeed ki ayat likh kar bheji thi. Agar yeh jaiz na hota to aap ﷺ kabhi na likhte.

Raajih Qaul

Behtar yeh hai ke haiz wali aurat Quran ko na chhuye, lekin zaroorat ke waqt darmiyan mein koi parda rakh kar chhuna jaiz hai. Isi tarah taleem ya hifz ki gharz se tilawat karna jaiz hai.

Haiz Mein Azdawaji Talluqaat ka Hukm

Quran o Sunnat ki roshni mein haiz ke doran aurat ke sath azdawaji talluqaat qaim karna mamnu' hai.
"Aur tum se haiz ke baare mein daryaft karte hain. Keh do ke woh to najasat hai" (Al-Baqara: 222).
Hazrat Anas رضي الله تعالى عنه se riwayat hai ke Nabi Kareem ﷺ ne farmaya: "Tum haiz ki haalat mein aurat se har tarah ka talluq rakh sakte ho siwaye azdawaji talluqaat ke."

Kaffara: Agar haiz ki haalat mein azdawaji talluqaat qaim kiye jayein to iska kaffara dene ke baare mein ulama ke do aqwal hain:

Pehla Qaul: Aise shakhs ke liye ek dinar ya nisf dinar ka kaffara dena laazim hai. (Fiqh Hanabila aur Imam Shaf'i ka qadeem qaul)
Daleel: Hazrat Ibn Abbas رضي الله تعالى عنه se riwayat hai ke Nabi ﷺ ne farmaya: "Jo shakhs haiz ki haalat mein biwi se talluq qaim kare, usay ek dinar ya nisf dinar sadqa karna chahiye." (Abu Dawood: 264)

Doosra Qaul: Sirf istighfar kaafi hai aur kaffara laazim nahi hai. (Jumhoor ahle ilm)
Daleel: Hazrat Abu Hurairah رضي الله تعالى عنه ki riwayat hai "Jo shakhs kisi kahin ke paas jaye aur uski baat ki tasdeeq kare, ya haiz ki haalat mein apni biwi ke sath talluq qaim kare, ya peeche se azdawaji talluqaat qaim kare, to us ne us shari'at ka inkar kiya jo Muhammad ﷺ par nazil ki gayi hai."
Is mein wa'eed to hai magar kaffare ka zikar nahi.

Raajih Qaul
Pehla qaul, yani kaffara dena, zyada raajih hai kyunke yeh qaul hadith se sabit hai.

Nifas ke Ahkaam

Nifas ka lughwi ma'ni "khoon" hai, aur is se murad woh khoon hai jo wiladat ke waqt ya wiladat ke baad aurat ke reham se kharij hota hai. Nifas ke ahkaam haiz se milte julte hain. Nifas ke doran bhi aurat namaz aur roza ada nahi karegi, albata nifas ke baad rozay ki qaza dena laazim hai, magar namaz ki qaza laazim nahi.

Nifas ki Kam Az Kam aur Zyada se Zyada Muddat

Kam Az Kam Muddat: Jumhoor ulama ke mutabiq nifas ki kam az kam koi khaas muddat nahi, aur aurat wiladat ke foran baad bhi paak ho sakti hai.
Pehla Qaul: Jumhoor ahle ilm ke mutabiq nifas ki koi khaas muddat nahi. Ek aurat ek ghante ya pandrah minute ke baad bhi paak ho sakti hai. Agar koi aurat wiladat ke baad khoon aana band kar deti hai, to woh foran ghusl karke namaz aur roza shuru kar sakti hai.

Doosra Qaul: Imam Ahmad ke mutabiq kam az kam muddat ek din aur raat hai, lekin is mein bhi koi wazeh daleel nahi hai.

Is liye raajih qaul pehla hai, ke nifas ki koi mukhassis muddat nahi hai. Aurat apni haalat ke mutabiq khud bata sakti hai ke kab khoon aana band hua aur kab woh paak hui. Is par hukm lagaya jaye ga ke woh tahir ho chuki hai, aur woh tamam a'maal jaise namaz aur roza anjaam de sakti hai.